REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) — ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۲ ہجرت ۱۳۴۰ ہش | ۱۲ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۱ مئی بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ درد میں بھی افاقہ رہا اور ضعف میں بھی کمی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

طوفان سے متاثرہ آبادی کی امداد کیلئے فوج کو تیار رہنے کا حکم

نواکھلی اور کومیلا کے علاقے دوسرے اضلاع سے بدستور کٹے ہوئے ہیں۔ امدادی کام زور شور سے شروع کر دیا گیا

ڈھاکہ ۱۱ مئی۔ مشرقی پاکستان میں فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر طوفان زدگان کے لئے امدادی کارروائیوں میں سول حکام کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ کل صوبہ کے مختلف حصوں میں طوفان کے باعث جو نقصان پہنچا تھا۔ اس کا جائزہ لینے کے لئے دو سینئر حکام نے طیارے میں متاثرہ علاقوں پر پرواز کی۔ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں نقصانات کا جائزہ لیں اور امدادی اقدامات کے لئے متاثرہ علاقوں کو سیکٹروں اور سب سیکٹروں میں تقسیم کریں۔ ہر حلقہ ایک سیکٹر افسر کے ماتحت ہوگا۔ دریں اثناء متاثرہ علاقوں کے عوام کی مدد کے لئے ضروری اقدامات پورے زور سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ اور مصیبت زدہ افراد کی مدد کے لئے کپڑے اور دوائیں اور کھانا بھیجا جا رہا ہے۔ ڈھاکہ سے کپڑوں کی ایک ٹرین کھلنا بھیجی گئی ہے۔ اور ایسی ہی دو ٹرینیں باریسال اور کھلنا بھی بھیجی جا رہی ہیں۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان ۱۲ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد مواصلات کا سلسلہ بحال ہو گیا ہے۔ ڈھاکہ اور رام گنج کے درمیان بھی مواصلات بحال ہو گئے ہیں۔ ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی ہے کل شام تک دو ہوائی جہاز ڈھاکہ سے کراچی پہنچے تھے۔ اور تیسرا جہاز آدھی رات کے قریب کراچی پہنچنے والا تھا۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ڈھاکہ سے ہوائی جہازوں کی آمد و رفت معمول کے مطابق شروع ہو گئی ہے۔ نواکھلی اور کومیلا کے علاقے دوسرے اضلاع سے کٹے ہوئے ہیں۔ کل تیسرے پہر چاٹگام سے کوئی ٹرین ڈھاکہ نہیں پہونچ سکی تھی۔ ڈھاکہ سے "گرین ایرو" کل تیسرے پہر چاٹگام روانہ ہوئی۔ لیکن اسے کوہوڑہ سٹیشن سے واپس آنا پڑا۔ (پ)

مرکزی حکومت طوفان سے نقصان اٹھانے والوں کی پوری امداد کرے گی

مشرقی پاکستان کے عوام کو صدر ایوب کی یقین دہانی

راولپنڈی ۱۱ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ طوفان کی تباہی سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس سے عہدہ برآ ہونے میں مرکزی حکومت مشرقی پاکستان کی حکومت کو ہر ممکن امداد دے گی۔ صدر ایوب نے اپنے پیغام میں کہا ہے مشرقی پاکستان کے بعض حصوں میں طوفان سے مسلسل تباہی آرہی ہے۔ اس سے مجھے سخت صدمہ پہونچا ہے۔ لوگ جس ہمت اور جرأت سے اس مصیبت کا سامنا کر رہے ہیں۔ وہ بہت حوصلہ افزا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہے کہ تباہی کا دور جلد ختم ہو۔ اور آئندہ ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ حکومت پاکستان ان تباہ کاریوں سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے میں حکومت مشرقی پاکستان کو ہر ممکن امداد دے گی۔

(پ) طوفان کے نقصان کا اندازہ لگانے کے لئے حکومت مشرقی پاکستان کے اعلیٰ افسر مختلف علاقوں کو روانہ ہو گئے ہیں۔ صوبائی حکومت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری قاضی انوار الحق کل صبح ہیلی کاپٹر میں نواکھلی روانہ ہوئے تھے۔ جہاں سے وہ رام گتی اور سیتہ کے جزیروں کو جانے والے تھے۔ یہ دونوں جزیرے سمندری لہروں اور تیز رفتار طوفان کی زد میں رہے ہیں۔ بورڈ آف ریونیو کے ایک سینئر رکن مسٹر ایس۔ ایم حسن کو باریسال اور کھلنا میں نقصان کا اندازہ لگانے کیلئے بھیجا گیا ہے۔

چاند پر انسان بھیجنے کا امریکی منصوبہ

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ خلائی جہاز کو چلانے کے لئے جاندار ایندھن تیار کرنے کی زبردست کوشش کرکے امریکہ ۱۹۶۷ء تک انسان کو چاند پر بھیج کر واپس لا سکتا ہے۔ تاہم نیٹو کے اعلیٰ سائنسی مشیر ڈاکٹر تھیوڈور وان کارمن نے کہا ہے کہ اس منصوبے میں کامیابی کا دارومدار اس کے لئے سرمائے کے حصول پر ہے۔ کیونکہ اس پر بہت زیادہ روپیہ خرچ ہوگا۔

(پ) کا چیک ارسال کر رہا ہوں۔ مشرقی پاکستان کے متعدد علاقوں میں طوفان کی وجہ سے جو وسیع جانی اور مالی نقصان ہوا ہے امریکی سفیر نے اس پر گہرے رنج کا اظہار کیا ہے۔

پرتگال کو امریکی پیش کش

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حکومت امریکہ نے حال ہی میں پرتگال کو ایک یادداشت بھیجی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ افریقی نو آبادیات سے دستبردار ہو جانے کی صورت میں پرتگال کو جو مالی نقصان ہوگا امریکہ اس کی تلافی کرنے کو تیار ہے۔

سائنسی موضوعات پر مضمون نویسی کا مقابلہ

تعلیم الاسلام کالج کے دو طلبہ کی کامیابی

مغربی پاکستان اردو اکیڈیمی لاہور نے سائنس کے موضوعات پر اردو میں مضامین کا جو مقابلہ کرایا تھا اس میں شریک ہونے والے تعلیم الاسلام کالج کے دو طلباء بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہے ہیں۔

(۱) مرزا محمد رفیق III ایر نے "جوہری توانائی" کے موضوع پر ۵۵½ نمبر لے کر تیسرا انعام حاصل کیا ہے اور (۲) زرتشت منیر احمد خاں III ایر نے نظام شمسی پر مضمون لکھ کر ۵۵½ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ہر دو کی علمی کاوش کو اکیڈیمی نے استحسان کی نظر سے دیکھا ہے۔ تقسیم انعامات کی تقریب عنقریب منعقد ہوگی۔

طوفان زدگان کے لئے امریکی امداد

کراچی ۱۱ مئی۔ امریکی سفیر مسٹر ولیم ایم راونٹری نے پاکستانی وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ میں طوفان زدہ افراد کی امداد کے لئے مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کو ۷ ہزار روپے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۶۱ء

بعض اعتراضات اور اُن کا جائزہ

سلسلہ کیلئے دیکھو الفضل ۹ رمئی ۱۹۶۱ء

(۲)

مقالہ نویس فرماتے ہیں :-

"انسانیت کی تمدنی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے انوکھا ہے اس کا صحیح اندازہ مغربی اور وسط ایشیا کے موابدانہ تمدن کی تاریخ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ موابدانہ تمدن میں زرتشتی۔ یہودی۔ نصرانی۔ اور صابی تمام مذاہب شامل ہیں۔ ان تمام مذاہب میں نبوت کے اجراء کا تخیل نہایت لازم تھا۔ چنانچہ ان پر مستقل انتظار کی کیفیت رہتی تھی۔ غالباً یہ حالت انتظار نفسیاتی خلط کا باعث تھی۔ عہد جدید کا انسان روحانی طور پر موبد سے بہت زیادہ آزاد منش ہے۔ موابدانہ رویہ کا نتیجہ یہ تھا کہ پرانی جماعتیں ختم ہوئیں اور ان کی جگہ مذہبی عیار نئی جماعتیں لا کھڑی کرتے۔ اسلام کی جدید دنیا میں جاہل اور جوشیلے ملاؤں نے پریس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قبل اسلامی نظریات کو بیسویں صدی میں رائج کرنا چاہا ہے کہ 'اسلام' جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعوے رکھتا ہے ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث بنے۔"

افسوس ہے کہ فاضل مقالہ نگار نے قرآن کریم کو بھی نظر انداز فرما دیا ہے جس میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی صاف صاف لفظوں میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی مشہور پیشگوئی ہے کہ

ومبشرا برسول یاتی
من بعدی اسمہ احمد

اگر قرآن کریم اجرائے نبوت کے تخیل کے خلاف تعلیم لے کر آیا تھا۔ تو اس پیشگوئی کا ذکر اس کو نہیں کرنا چاہیئے تھا اور صاف صاف بتا دینا چاہیئے تھا کہ یہ موابدانہ تخیل ہے۔ اسلام کو اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں لیکن اس [illegible] نے اللہ تعالیٰ اس تخیل کی تائید کرتا ہے۔

اسکے عین بعد فاضل مقالہ نگار فرماتے ہیں :-

"اس قبل اسلامی موبدیت نے حال ہی میں جن دو صورتوں میں جنم لیا ہے میرے نزدیک ان میں بہائیت۔ قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور سے اسلام سے باغی ہیں لیکن موخر الذکر اسلام کی چند اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جزو ہے۔ پولی مسیح بال شیم (Beal Shem) کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر بوبر (Buber) کہتا ہے کہ "مسیح کی روح پیغمبروں اور صالح آدمیوں کے واسطہ سے زمین پر اتری"۔ اسلامی ایران میں موبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز حلول، ظل وغیرہ اصطلاحات وضع کیں۔ تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گذریں حتیٰ کہ مسیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی موبدانہ تصور میں ملتا ہے یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔ اس حیرت انگیز واقعہ کو پروفیسر ونسنک (Wensinck) نے اپنی کتاب موسومہ "احادیث میں ربط" میں نمایاں کیا ہے یہ کتاب احادیث کے گیارہ مجموعوں اور اسلام کے تین اولین تاریخی شواہد پر حاوی ہے اور یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ اسلاف نے اس اصطلاح کو کیوں استعمال نہ کیا؟ یہ اصطلاح انہیں غالباً اس لئے ناگوار تھی کہ اس سے تاریخی عمل کا غلط نظریہ قائم ہوتا تھا۔ خاکی ذہن وقت کو مدور حرکت تصور کرتا تھا۔ صحیح تاریخی عمل کو بحیثیت ایک تخلیقی حرکت کے ظاہر کرنے کی سعادت عظیم مسلمان مفکر اور مورخ یعنی ابن خلدون کے حصہ میں تھی۔"

غور فرمائیے کہ وہ انسان جس نے تمام عمر یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور نہ ان کا جسم اور نہ روح اس دنیا میں پھر واپس آسکتے ہیں۔ اس پر یہ الزام کہ وہ روح مسیح کے تسلسل تناسخ اور حلول کا قائل ہے۔ وہ انسان جس نے احادیث سے ثابت کیا ہے کہ مسیح ناصری اور مسیح محمدی کے حلیے بھی الگ الگ ہیں، وہ انسان جس نے نزول اور حلول دونوں کی زبردست تردید کی ہے جس نے قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا کہ جو شخص اس دنیا سے گزر جاتا ہے نہ اس کا جسم اور نہ اسکی روح دنیا میں پھر واپس آسکتے ہیں۔ اس کے متعلق یہ کہنا وہ روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ رکھتا ہے کتنا تعجب خیز ہے۔

پھر وہ شخص جس نے نجومیوں کی پیشگوئیوں کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور نہایت وضاحت سے الٰہی تفہیمات کو ان کی پیشگوئیوں سے صاف صاف الگ کرکے نہایت عالمانہ بحث فرمائی ہے اسکے متعلق یہ کہنا کہ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل ہے مقالہ نگار کی احمدیہ لٹریچر سے قطعی ناواقفی پر دال ہے۔ یا کیا یہ تجاہل عارفانہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو مقالہ نگار کی جسارت حیرتناک ہے کیونکہ یہ لٹریچر خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنا عام ہو چکا ہے کہ یہاں یہ طریق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور جو شخص اس کا مطالعہ کرے گا وہ فوراً مقالہ نگار کی زبردستی کو بھانپ لے گا۔

پھر مقالہ نگار کا یہ کہنا بھی کہ آپ کا خدا کا تصور حاسد خدا کا تصور ہے جسکے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں" ایک مسلمان کا دل توڑنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ جن باتوں کو پیش کرکے مقالہ نگار نے "حاسد خدا" کا لفظ ایجاد فرمایا ہے وہ باتیں قرآن کریم میں اس کثرت سے موجود ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے کہ ایک قرآن پڑھنے والا انسان ان باتوں سے ایسا نتیجہ کس طرح نکال سکتا ہے اور اس کو کسی شخص کے تصور خدا پر کس طرح چسپاں کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ قرآن کریم نے ان نافرمان اقوام کا بار بار ذکر فرمایا ہے جن پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے عذاب نازل کیا پتھر برسائے۔ طوفان اٹھایا۔ باغ تباہ کر دیئے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ غلط دلیل مقالہ نگار نے اسلام کے مستشرقین معترضین سے عاریتاً لے لی ہے۔ آہ کتنا روح فرسا واقعہ ہے کہ بعض مسلمان اس مقالہ کو احمدیت کے خلاف بار بار شائع کرتے ہیں اور اتنا نہیں سوچتے کہ مقالہ نگار نے احمدیت کے پردہ میں دراصل اسلام پر اور اسلام کی الکتاب قرآن کریم پر وہی اعتراض دہرا دیا ہے جو عیسائی پادریوں نے تعصب یا قلت تدبر کی وجہ سے کیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے جہاں اپنی صفت رحیم و کریم بیان فرمائی ہے وہیں جبّار و قہار بھی اپنی صفت بیان فرمائی ہے۔

اب ہم وحدت امت کی دلیل کو لیتے ہیں۔ مقالہ نگار نے اس ضمن میں یہ احتیاط ضرور فرمائی ہے کہ

"اس مقام پر یہ دہرانے کی
غالباً ضرورت نہیں کہ مسلمانوں
کے بے شمار فرقوں کے مذہبی
تنازعوں کا ان بنیادی مسائل
پر کچھ اثر نہیں پڑتا جن مسائل
پر سب فرقے متفق ہیں اگرچہ
وہ ایک دوسرے پر الحاد کے
فتوے ہی دیتے ہوں۔"

یہ دراصل اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ احمدیت کے بغیر ہی مسلمان پہلے ہی شذرہ شذرہ ہو چکے ہوئے ہیں اور ہر ایک فرقہ صرف الحاد اور کفر کا ہی دوسرے پر فتوے نہیں دیتا چلا آیا بلکہ "واجب القتل" کا فتوے بھی دیتا چلا آیا ہے۔ پھر شیعہ اور سنی ہی نہیں بلکہ مقلدوں اور غیر مقلدوں میں جو تنازعات ہیں انہوں نے وحدت اسلامیہ کے ساتھ کیا تمسخر کا کھیل کھیلا ہے۔ مقالہ نگار تاریخ اسلام میں سے ایک دن ہی ایسا پیش کر کے دکھائیں جب مسلمان کہلانے والے باہم دست و گریباں نہیں ہوئے جب تمام امت مسلمہ ایک خیال اور لڑی میں منسلک ہوئی ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ احیاء و تجدید دین کے پروگرام کو نظر انداز کر دیا اور خود پرستی عقلیت اور خود غرضیوں کے شکار ہوتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم کو چھوڑ کر اپنی اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف فرما دیا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ پھر عین اس نص کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث ہوتے رہیں گے۔ جو اس امت کے دین کی تجدید کیا کریں گے۔ اگر تمام مسلمان اللہ تعالےٰ کے اس پروگرام کو نظر انداز نہ کرتے اور مجددین کی پیروی کرتے تو ان میں کوئی فرقہ پیدا نہ ہوتا۔ الاماشاء اللہ

باقی رہے بنیادی مسائل تو احمدیوں کو ان مسائل میں تمام مسلمانوں کے ساتھ اتحاد ہے ایک امر مو فرق نہیں ہے۔ کوئی احمدی

(باقی دیکھیں صـ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

دینی مسائل پر غور و فکر کرنے کی عادت ڈالو اور ان کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

— قسط نمبر ۲ —

آخر سوچو کہ صحابہ رضی نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں انہوں نے رات دن

خدا کے دین کی خدمت

کی۔ اور ان کی اس دینی خدمت میں نہ ان کی تجارت روک بنتی تھی۔ نہ ان کی ملازمت روک بنتی تھی۔ اور نہ ان کی زمینداری روک بنتی تھی۔ وہ ہر وقت دین کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور دن رات دین کی خاطر قربانیاں کرتے تھے اور بے دریغ اسلام پر جانیں دیتے تھے دین کی راہ میں انکے قریبی رشتہ دار مرتے تھے تو گو بشریت کے تقاضا کے ماتحت انہیں غم بھی ہوتا تھا۔ مگر ساتھ ہی انہیں اس لحاظ سے خوشی بھی ہوتی کہ ان کے عزیزوں کو شہادت کا مقام حاصل ہوا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

حضرت سعد بن معاذ رضی

ایک نہایت مقرب صحابی تھے۔ جنگ اُحد میں انہوں نے بڑی قربانیاں کی تھیں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد کے بعد واپس مدینہ کی طرف تشریف لا رہے تھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اس فخر سے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ واپس مدینہ میں لا رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی باگ پکڑ کر آگے آگے چلے آ رہے تھے۔ اسی جنگ میں ان کے بھائی عمرو بن معاذ شہید ہوئے تھے۔ جب مدینہ کے نزدیک پہونچے۔ تو مدینہ کی عورتیں بھی دُور تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچ چکی تھیں۔ اور جو عورتیں بوڑھی اور کمزور تھیں وہ مدینہ سے نکل کر آ رہی تھیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے پاس پہونچے۔ تو حضرت سعد بن معاذ رضی نے جو آپؐ کے آگے آگے جا رہے تھے اپنی بوڑھی والدہ کو آتے دیکھا وہ بڑھیا محبت کے اس جوش اور فکر سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں

مدینہ سے نکل آئی

تھیں۔ جب سعد بن معاذ رضی نے اپنی والدہ کو دیکھا تو کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری ماں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی کو ٹھہراؤ۔ آپؐ نے اس بڑھیا سے مخاطب ہوکر فرمایا بی بی! افسوس ہے تمہارا جوان بیٹا لڑائی میں شہید ہوگیا ہے۔ مگر وہ بڑھیا جو اس سے پیشتر کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے آپؐ کی شہادت کی خبر سنکر مغموم تھی۔ اور اب وہ آپؐ کو دیکھ کر ہر قسم کے غم بھلا چکی تھی۔ اس نے اپنی تھرائی ہوئی آنکھوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا شروع کیا۔ اور پھٹی پھٹی آنکھیں آپؐ کے چہرہ پر گاڑ دیں وہ اسی طرح دیکھ رہی تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے کہ تیرا نوجوان بچہ لڑائی میں شہید ہوگیا ہے۔ بڑھیا نے جو جواب دیا وہ

کیا اخلاص بھرا فقرہ ہے

بڑھیا نے کہا یا رسول اللہ جانے بھی دیجئے آپؐ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کونسی ہوسکتی ہے کہ آپ زندہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میرا بیٹا شہید ہوگیا تو کیا ہوا جب آپؐ زندہ ہیں تو مجھے کسی چیز کا غم نہیں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس بڑھیا کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ کہ تمہارا نوجوان بچہ شہید ہوگیا ہے۔ مگر وہ خفگی کا اظہار کرتی ہے اور کہتی ہے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپؐ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میرا بیٹا شہید ہوگیا تو کیا ہوا جب آپ زندہ واپس تشریف لے آئے ہیں تو مجھے کس بات کا غم ہے۔

یہ قربانیاں تھیں جو صحابہ نے کیں

جب یہ جذبات تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں گے تو بلند پروازیاں جائز ہوسکتی ہیں ورنہ نہیں اگر خیالی بلند پروازی ہی ہو۔ تو تمہارا زبان سے یہ کہتے رہنا کہ ہم ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔ نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔ یہ تو تم خدا تعالےٰ کی سکیم دوہراتے ہو۔ ورنہ تمہارا اپنا عمل اس کے ساتھ شامل نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اس قسم کے واقعات کو دماغ میں بار بار نہیں دہراتا۔ اور ان واقعات کی دماغ میں جگالی نہیں کرتا۔ وہ ان سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ تمہیں چاہیئے کہ اس قسم کی نصائح سنکر ان کو بار بار ذہن میں لاؤ۔ جس طرح گائے یا بھینس ایک دفعہ چارہ کھا کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور پھر ان لقموں کو واپس منہ میں لاکر جگالی کرتی ہے۔ ایک لقمہ جگالی کرکے ہضم کرتی ہے۔ پھر دوسرا لقمہ واپس منہ میں لاکر جگالی کرتی ہے۔ پھر تیسرا اور چوتھا۔ اسی طرح وہ اس سارے گھاس یا چارے کو جو اس نے کھڑے ہوکر کھایا تھا۔ ایک ایک لقمہ کرکے واپس منہ میں لاتی ہے۔ اور جگالی کرتی ہے۔ یہی حالت

انسانی دماغ کی جگالی

کی ہے کہ وہ ایک بات کو بار بار سوچتا ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا ہے۔ اس کی اچھائی اور برائی پر دماغ میں بحث کرتا ہے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس کے کون کونسے فوائد ہوسکتے ہیں۔ اور کون کونسے نقصانات ہوسکتے ہیں۔ اور جب وہ کسی نیک بات کو بار بار ذہن میں لاتا ہے۔ تو اس کے قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ اور دماغ میں روشنی آتی ہے لیکن جو لوگ اس کان سننے اور اس کان نکال دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ کبھی نیک باتوں سے فائدہ اٹھا نہیں سکتے اور صرف وقتی طور پر جھوم جھام کر اور سر ہلا کر چلے جاتے ہیں۔ اور جب گھر پہونچتے ہیں۔ تو ان کا ذہن بالکل خالی ہوچکا ہوتا ہے

اچھا دماغ اور ذہن رکھنے والا انسان گھر جاکر ذہن میں جگالی کرتا ہے۔ اور ان باتوں کے متعلق سوچتا رہتا ہے۔

آخر وہ کونسی تعلیم ہے

جس پر اگر جاہل سے جاہل آدمی بھی غور کرے تو اس کی جڑ کو نہ پاسکے۔ جہاں تک عبادت کا سوال ہے۔ عبادت تو سب لوگ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں کسی نہ کسی رنگ میں کرتے ہی رہتے ہیں۔ قرآن کریم ہوتا یا نہ ہوتا۔ ہر شخص اتنا ضرور مانتا کہ اگر خدا ہے تو اس کی عبادت ہونی چاہیئے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے انبیاء نے روحانیت کی باریک در باریک راہیں بیان کی ہیں۔ ورنہ یہ سب چیزیں انسان کے اندر پہلے سے موجود تھیں۔ آخر کیا وجہ تھی کہ اللہ تعالےٰ نے آدمؑ سے لے کر حضرت مسیحؑ تک قرآن کریم نہ اتارا۔ کیا آدمؑ کے زمانہ کے لوگ نماز نہ سمجھ سکتے تھے۔ کیا آدمؑ کے زمانہ کے لوگ روزہ کو نہ سمجھ سکتے تھے۔ کیا آدمؑ کے زمانہ کے لوگ حج اور زکوٰۃ کو نہ سمجھ سکتے تھے۔ آخر کیا وجہ تھی کہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

قرآن کریم اتارا گیا۔ کیا یہ وجہ تھی کہ یہ باتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ سمجھ سکتے تھے۔ اور پہلے لوگ نہ سمجھ سکتے تھے۔ جب ہم موجودہ حالات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو کہلاتے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں۔ مگر وہ ہیں دراصل نوحؑ کی امت پھر کئی ایسے ہیں جو کہلاتے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں مگر ہیں وہ دراصل ابراہیمؑ کی امت۔ اسی طرح کوئی موسےٰؑ کی امت ہیں اور کوئی عیسےٰؑ کی امت کئی لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان میں سے بعض تو شیطان کی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں بعض آدمؑ کے زمانہ کی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں بعض نوحؑ کے زمانہ کی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض موسےٰؑ کی اور بعض عیسےٰؑ کے زمانہ کی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی نماز پڑھنے والے شاذ ہی ملتے ہیں۔ امت محمدیہ کو جو قرآن کریم کا مقام عطا ہوا یہ مقام کیوں نہ آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسےٰؑ اور عیسےٰ علیہم السلام کی امتوں کو عطا ہوا

اس کی صرف یہی وجہ تھی

کہ اس وقت کے دماغوں نے اتنی ترقی نہیں کی تھی جتنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں نے کی۔ مگر ساتھ ہی تم کو یہ بھی ثابت کرنا پڑے گا۔ کہ

تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو اور صرف تم ہی قرآن کریم کو سمجھ سکتے ہو آدم۔ ابراہیم۔ موسےٰ اور عیسےٰ علیہم السلام کے زمانہ کے لوگ نہ سمجھ سکتے تھے جب تم یہ ثابت کر دو گے تب تم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

کہلانے کے حقدار ہو گے۔ ورنہ تم آدمؑ کی امت ہو گے۔ موسےٰؑ کی امت ہو گے۔ عیسےٰؑ کی امت ہو گے یا نوحؑ اور ابراہیمؑ کی امت ہو گے۔ تمہیں چاہیئے کہ قرآن کریم کی باتوں کو بار بار دماغ میں لاؤ بار بار ان کو پیسو جیسے چاندی کشتہ بن کر مقویات میں استعمال ہوتی ہے۔ جواہرات کے متعلق ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ پتھر ہیں سونے اور چاندی کے مقوی اثرات کو ڈاکٹر نہیں مانتے مگر اطباء انہیں چیزوں کو پیس کر اور کشتہ بنا کر نہایت اعلےٰ مقویات میں استعمال کرتے ہیں مجھے ۱۹۱۸ء میں ضعف قلب کا دورہ ہوا مجھے دل کا اتنا ضعف تھا کہ ایک بڑے طاقتور پٹھان کو میرے پاؤں کے تلوے ملنے کے لئے بلایا گیا۔ وہ کافی دیر تک ملتا رہا۔ آخر کہنے لگا میرا ہاتھ برف ہو گیا ہے مگر ان کا جسم گرم نہیں ہوتا۔ آخر ایک دن اسی مرض کے دورہ میں حکیم مولوی قطب الدین صاحب نے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ وقت ان پر نازک ہے اس لئے بہتر ہے کہ باقی سب لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں اور ان کے بیوی بچوں کو موقعہ دیا جائے کہ ان سے آخری بات چیت کر لیں لیکن

حکیم مولوی غلام احمد صاحب مرحوم

نے مجھے حب جواہر دیں اور میں اس سے صحت ہونے لگا۔ اور تھوڑے دنوں میں ہی بالکل ٹھیک ہو گیا۔ جواہر آخر پتھر تھا ہیں اگر کوئی شخص ہیرا کھائے تو مر جائے مگر وہی چیز کشتہ بنکر نہایت مقوی ہو جاتی ہے یہی حال چاندی سونے کا ہے۔ چاندی کا ورق مربہ کے ساتھ لگا کر بیمار کو دیا جاتا ہے۔ جس سے دل کو تقویت ہوتی ہے اسی طرح سونے کا ورق بھی دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص روپیہ نگل جائے یا دو تولے چاندی نگل جائے۔ تو بجائے کسی فائدہ یا تقویت کے نقصان دے گی۔ بلکہ اس طرح تو اگر اشرفی بھی کھا جاؤ تو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

یہی حال مسائل کا ہے

اگر کوئی شخص ایک دینی مسئلہ سنکر اس پر بار بار غور کرتا ہے اور اسکو اپنے دماغ میں پیستا ہے تو وہ اس کے لئے کشتہ اور تریاق بن جاتا ہے اور ان مسائل کو باریک در باریک پیسنے سے اور ان کی اہمیت پر غور کرنے سے تمہاری کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں۔ جب تک تم مسائل کو اتنا نہ پیسو اور اپنے دماغ میں اتنی جگالی نہ کرو کہ وہ تمہارے جسم کا جزو بن جائیں تب تک وہ تمہیں فائدہ نہیں دے سکتے ہومیوپیتھک دوائیں اسی لئے فائدہ پہنچاتی ہیں کہ ہومیوپیتھک والے ان کو تحلیل کرتے کرتے کئی ہزار نمبروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دوائیہ اجزاء فوراً انسانی جسم میں جذب ہو کر اپنا عمل شروع کر دیتے ہیں بنظاہر

ایک ہومیوپیتھک دوا

ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کنویں میں دوا کا ایک قطرہ ملا کر وہ پانی مریض کو استعمال کرا دیا جاتے یا دریا میں ایک قطرہ دوا ملا دی جائے مگر وہ دوسری دواؤں کی نسبت وہ بہت زیادہ فائدہ پہنچاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فوراً جزو بدن ہو جاتی ہے۔ مثلاً اپیکاک ایک دوا ہے جو سخت قے آور ہے۔ میرے جیسا انسان اگر اس کا ½ گرین بھی استعمال کرے تو قیئیں آنے لگتی ہیں لیکن اسی کے بیس ہزارویں نمبر کے اگر صرف دو قطرے مریض کو پلائے جائیں۔ تو شدید قیئیں فوراً رک جاتی ہیں کیونکہ دوا فوراً جزو بدن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب انسان نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ مسائل پر غور کرتا ہے اور ان کی حکمتیں سوچتا ہے۔ تو وہ اس کے اندر جذب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وہ ان مسائل پر غور نہیں کرتا۔ تو اس کی مثال ویسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی ہیرا اشرفی یا چاندی سونا نگل لے۔ ایسے لوگوں کے لئے دین بجائے رحمت کے زحمت بن جاتا ہے اور وہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے

تم اگر کسی سے پوچھو

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیوں سچے ہیں تو وہ کہتا ہے "ہم کہتے جو سچے" سننے والا اس جواب پر ہنس دیتا ہے اور مخالف تمسخر اڑاتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں سے پوچھو تم قرآن کریم کو کیوں مانتے ہو اور اسکے الہٰی کلام ہونے کی کیا دلیل ہے تو کہیں گے۔ "جی اسیں منہ سے جو ہوئے ویل کی ہاونڈی لے" ایسے جواب سے غیر اقوام پر بہت برا اثر پڑتا ہے جو شخص ان چیزوں کے متعلق سوچتا نہیں اور غور نہیں کرتا وہ مجبور ہو گا کہ اسی قسم کا جواب دے مگر یاد رکھو

قرآن کریم ہیرا ہے

جس نے اس کے ایک ایک لفظ کو اچھی طرح پیسا اسی کو فائدہ دے گا اور جو پیسے گا نہیں۔ اس کو فائدہ نہیں پہنچ سکے گا اس کے لئے قرآن پڑھنا ایسا ہی ہو گا جیسے کسی نے ہیرا یا سونا چاندی اور اشرفی وغیرہ کو نگل لیا یا روپیہ نگل لیا۔ ایسی چیزیں نگلنے سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ چیزیں تو بجائے نگلنے کے کسی غریب یا مسکین کو دے دی جائیں تو ثواب ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا تھوڑے میں پڑے رہنا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ پس دینی مسائل کو اتنا پیسو کہ وہ کشتہ بن جائیں تب جا کر تمہارے اندر جذب ہو سکیں گے اور تمہیں فائدہ دینگے

چھتیس ۳۶ سال پہلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال بقاءہ اپنی ایک تقریر فرمودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

(۱) میں نے جماعت کے مالی کا اندازہ لگایا تو دیکھا کہ پنجاب کے تین ضلعوں منٹگمری۔ لائلپور اور سرگودھا کے احمدی اگر اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کریں تو دس لاکھ روپیہ اور اگر زیادہ کریں تو ۳۳ لاکھ تک رقم مل سکتی ہے"۔

یہ آج سے ۳۶ سال پہلے کی بات ہے اور صرف تین ضلعوں کی آمد کا اندازہ ہے۔ مگر اب نہ صرف ان تینوں اضلاع میں بلکہ سارے مغربی پاکستان میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں صاحب جائیداد احمدیوں کا اضافہ ہو چکا ہے اور آمد ۳۶ سال پہلے کے اندازہ سے بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے ڈویژنل امراء اور ضلعی امراء صاحبان کو اپنے علاقوں کے غیر موصی صاحب جائیداد اصحاب کو وصیتیں کرنے کی طرف مائل کرنے کے لئے خاص توجہ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر حضور کے منشاء عالی کو پورا کرنیوالا اور سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط تر کرنے والا ہے۔

(۲) "جن لوگوں کی جائیدادیں نہیں ان کی ماہوار آمد پر وصیت رکھی گئی ہے۔ اور خواہ کوئی قلیل تنخواہ کا ملازم ہو اگر وہ اس کا دسواں حصہ دیتا ہے۔ تو وہ بھی قربانی کرتا ہے۔ اس طرح تین لاکھ کے قریب آمد ہو سکتی ہے"۔

یہ اندازہ بھی ۳۶ سال پہلے کا ہے۔ ۳۶ سال میں جماعت نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنی ترقی کی ہے کہ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں اور پرائیویٹ اداروں میں ہزاروں احمدی ملازم ہیں۔ وکلاء ہیں۔ ڈاکٹر ہیں۔ انجنیئر ہیں۔ تجارت پیشہ ہیں۔ دوسرے پیشہ ور ہیں مگر صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ حصہ آمد ابھی سات لاکھ تک پہنچا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک ہمارا بجٹ حصہ آمد پندرہ بیس لاکھ سالانہ تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جماعت کے افراد کی آمدنیاں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ امراء صدر صاحبان۔ مربی صاحبان اور انسپکٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے تاکہ ماہوار آمد رکھنے والے اور تجارت پیشہ احباب نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں جو گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور نے نمائندگان جماعت کو بھجوایا تھا۔ فرمایا تھا:۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی"۔ ـــــ کیا آپ نے اس طرف پوری توجہ کی ہے؟ (ناظر بیت المال ربوہ)

امریکہ میں انسان کو خلا میں بھیجنے کا کامیاب تجربہ

سفر کے دلچسپ حالات

(از مکرم خان حبیب اللہ خانصاحب بی ایس سی)

لمبے عرصہ کی تیاری کے بعد بالآخر امریکہ نے بھی ایک آدمی کو خلا میں پہنچا دیا۔ یہ اعزاز کمانڈر ایلن شیپرڈ کو حاصل ہوا ہے جنہیں ۵ مئی کو کیپ کناورل سے خلا میں بھیجا گیا۔ وہ ۱۶ منٹ کی کامیاب پرواز کے بعد سلامتی کے ساتھ بحر اوقیانوس میں اترے۔ ایک ہیلی کوپٹر نے انہیں پانی میں سے اٹھایا اور ایک طیارہ بردار جہاز میں جو قریب ہی تھا پہنچا دیا۔ جس بند ڈبہ میں انہوں نے خلائی سفر طے کیا وہ ۶ فٹ × ۹ فٹ تھا اور اس کا وزن ایک ٹن تھا۔ وہ ۱۱۵ میل کی بلندی تک پہنچے اور وہاں پہنچنے پر ان کے پہلے الفاظ یہ تھے "واہ! کیا عمدہ نظارہ ہے"۔ انہیں کیپ کناورل سے صبح ۹ بجکر ۳۴ منٹ پر خلا میں چھوڑا گیا اور ۹ بجکر ۵۳ منٹ پر گویا صرف ۱۹ منٹ بعد پانی میں سے اٹھا لیا گیا۔ جس راکٹ میں انہیں بھیجا گیا اس کی انتہائی رفتار ۵۰۰۰ میل فی گھنٹہ رہی گو ابتدائی رفتار ۱۵۰۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

ایلن شیپرڈ کی عمر ۳۷ سال ہے اور وہ تجربہ کار کمانڈر کے عہدے پر مامور ہیں۔ خلائی پرواز کے دوران ان کی صحت بالکل ٹھیک رہی۔ اس دوران میں انہوں نے کئی مرتبہ زمین کو اطلاعات بھجوائیں۔ مثلاً انہوں نے کہا امریکہ کا سارا مشرقی ساحل میری نظروں کے سامنے ہے۔ اسی طرح جب وہ واپسی کے وقت ہوا میں دوبارہ داخل ہونے لگے تو انہوں نے مطلع کیا کہ اس وقت میرے جسم پر کشش ثقل عام حالات کے مقابلہ میں ۹ گنا زیادہ ہے۔ لیکن میں بالکل ٹھیک ہوں۔

جب ان کا سفری ڈبہ نیچے اترا تو متعدد بحری اور ہوائی جہاز اور ہیلی کوپٹر جو ان کو اٹھانے کے لئے متعین کئے گئے تھے فوراً پہنچے اور منٹوں میں ان کو پانی سے نکال کر بحری جہاز میں پہنچا دیا گیا۔ جہاز کے ملاحوں کو اس امر کی ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ خود کوئی بات ان سے نہ پوچھیں۔ ڈاکٹر اور ماہرین نفسیات چاہتے تھے کہ کمانڈر ایلن از خود اپنے تاثرات بیان کریں۔

اس کامیابی کے ساتھ امریکہ خلائی تسخیر کی دوڑ میں روس کے بہت قریب پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ اس پرواز کا روس کے خلائی کارنامہ سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں میجر گاگرن نے زمین کا پورا چکر لگایا تھا اور وہ ۱۰۸ منٹ تک خلا میں رہنے کے بعد اترا تھا لیکن پھر بھی خلائی تسخیر میں یہ اہم قدم ہے اور اس امر کی توقع ہوتی ہے کہ بہت جلد امریکہ کو زمین کے گرد چکر لگانے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ اس پرواز کا مقصد یہ دیکھنا تھا کہ کیا انسان خلا میں جا کر مفید کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ ایلن کی پرواز نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ امر بالکل ممکن ہے۔ اپنے سفر کے دوران میں وہ بٹنوں کو دباتے اور مختلف دستوں کو ہلا کر پرواز پر قابو رکھتے رہے۔ ساتھ ہی کیپ کناورل کے مرکزی نظام کو ریڈیو کے ذریعہ برابر مطلع کرتے رہے کہ وہ بالکل خیر و عافیت سے ہیں۔ ان کی ارسال کردہ اطلاعات سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی ہوا باز کسی آزمائشی پرواز کے دوران اپنے جہاز کے بارے میں اطلاعات بھجوا رہا ہو۔ انہوں نے روانگی سے صرف تین منٹ بعد ہی پہلی اطلاع یہ بھیجی کہ نظارہ نہایت شاندار ہے۔ اس اطلاع کے بھیجتے وقت وہ پیر دبین (پیرسکوپ) کے ذریعہ زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ایلن شیپرڈ نے جس ڈبہ میں پرواز کی اس میں وہ صبح کے وقت ۵ بجکر ۱۸ منٹ پر داخل ہوئے تھے۔ اس میں داخل ہونے سے قبل انہوں نے ناشتہ کیا اور ان کا آخری طبی معائنہ ہوا۔ ناشتہ میں انہیں انڈے، شربت اور آلو بخارے کھانے کے لئے دیئے گئے۔ روانگی سے قبل وہ چار گھنٹے ۱۰ منٹ اس ڈبہ میں بند رہے۔ یہ تاخیر تکنیکی خامیوں اور موسم کی خرابی کے باعث ہوتی رہی۔ بالآخر ڈاکٹر کرٹ ڈیبس نے جو سابق جرمنی کے ماہر راکٹ باز ہیں راکٹ چھوڑے جانے کی آخری ہدایت دی۔ ڈاکٹر موصوف کے ساتھ مشہور جرمن سائنسدان ڈاکٹر ورنہر فان براؤن بھی تھے جو امریکی خلائی پرواز کی لیبارٹری کے افسر اعلیٰ ہیں۔

جس راکٹ میں یہ کارنامہ سرانجام دیا گیا وہ ۸۳ فٹ لمبا تھا۔ ہزاروں افراد اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ ان کی نگاہوں کے سامنے راکٹ اوپر اٹھا۔ نارنجی رنگ کے شعلے اس میں سے نکل رہے تھے۔ وہ دیکھتے دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ راکٹ کے چھوڑے جانے کے وقت دو جیٹ طیارے کیپ کناورل کے انتہائی سرے پر موجود تھے۔

ان راکٹ کی ابتدائی رفتار ۱۵۰۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ بحر اوقیانوس میں نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے بحری جہازوں اور کشتیوں کا ایک جال بچھا ہوا تھا۔ جس ڈبہ (کیپسول) میں ایلن شیپرڈ بند تھے وہ تجویز کے مطابق راکٹ سے الگ ہو گیا اور جب وہ ۴۰ میل کی بلندی پر پہنچ گئے تو انہیں پہلا امریکی خلا باز ہونے کا اعزاز حاصل ہو گیا جو بنیادی دستی کام ان کے سپرد کیا گیا تھا وہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینا شروع کر دیا۔ ان کی آواز سے نیچے کام کرنے والے ماہرین یہ اندازہ لگا رہے تھے کہ وہ بالکل تندرست اور ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یہ پرواز توقع سے بھی زیادہ کامیاب رہی۔

راکٹ چھوڑے جانے کے ۲½ منٹ بعد رفتار کو کم کرنے والے راکٹوں کو (جو الٹی سمت میں چلتے ہیں) باقی حصہ سے الگ کر دیا گیا۔ جو جو کام شیپرڈ کرتے جاتے تھے اس کی اطلاع ساتھ ساتھ نیچے بھیج دی جاتی تھی۔ جس طرح کہ آزمائشی پروازوں میں ہوا بازوں کا عام طریقہ ہے کئی منٹ تک بے وزنی کی حالت میں رہنے کے بعد وہ ہوا میں دوبارہ داخلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ انہوں نے نیچے متعینہ جہازوں کو مطلع کیا کہ نظارہ نہایت پرلطف ہے اور وہ اس سے بہت محظوظ ہو رہے ہیں۔ راکٹ کے چھوڑے جانے کے چند منٹ بعد ناسا (NASA) یعنی نیشنل ایروناٹکس اینڈ سپیس ایڈمنسٹریشن نے سرکاری طور پر اعلان کیا کہ گفتگو کے رنگ میں زمینی سٹیشنوں کا ایلن شیپرڈ سے رابطہ قائم ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جس ڈبہ میں وہ بند ہیں اس کا اندرونی دباؤ بالکل ٹھیک حالت میں ہے۔

بعد میں بحری جہاز لیک چیمپلین نے اطلاع دی کہ ڈبہ کو سہارا دینے والا بڑا پیراشوٹ کھل گیا ہے اور ڈبہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ یہ پیراشوٹ سرخ اور سفید رنگ کا تھا۔ سب آدمی اس کو خلا میں سے آتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ یہ بھی اطلاع دی گئی کہ شیپرڈ سب خطرات سے سلامتی کے ساتھ نکل آئے ہیں اور اب وہ بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی میں اتر جائیں گے اور ہیلی کوپٹر ان کو اٹھانے کے لئے دوڑ پڑیں گے۔ ڈبہ کے نیچے جو گدی سی رکھی گئی تھی اس میں ہوا بھر دی گئی تاکہ پانی میں اترتے وقت صدمہ نہ پہنچے اور وہ ڈوبنے سے بھی محفوظ رہے۔ یہ ڈبہ جزائر بہاماس سے اسی میل شمال کی طرف اترا۔ اس ڈبہ میں یہ بھی انتظام تھا کہ جس وقت وہ پانی میں اترے اس میں سے پانی کے اندر پھٹنے والے گولے خود بخود چل پڑیں تاکہ جو جہاز اس ڈبہ کو اٹھانے کے لئے متعین کئے گئے ہیں ان کی رہنمائی ہو سکے۔ یہ ڈبہ لیک چیمپلین نامی جہاز سے صرف تین میل کے فاصلہ پر پانی میں اترا۔ اس جہاز پر جو ملاح تھے وہ ڈبہ کو دیکھ کر تالیاں بجانے لگے اور ان تالیوں کی گونج ریڈیو پر سننے والے سامعین کو برابر سنائی دیتی رہی۔ پانی میں گرنے کے بعد ڈبہ سطح پر تیرتا رہا۔ اور شیپرڈ نے اٹھانے والے ہیلی کوپٹروں سے ریڈیو کے ذریعہ رابطہ قائم کر لیا۔ جب ان کو پانی سے باہر نکال لیا گیا تو وہ اپنے ڈبہ میں سے برآمد ہوئے۔ بحری جہاز میں ڈاکٹر اپنے تازہ ترین سامانوں کے ساتھ ان کی حالت کا معائنہ کرنے کے لئے موجود تھے۔ انتظام یہ کیا گیا تھا کہ وہ جزائر بہاماس جانے سے قبل اس بحری جہاز پر دو تین گھنٹے قیام کریں تاکہ اس کے بعد ۴۸ گھنٹے کے لئے ان کو زیر مطالعہ رکھا جائے۔ اس کے بعد وہ واشنگٹن جائیں گے۔ جہاں صدر کینیڈی انہیں اعزاز پیش کریں گے۔ تجویز یہ ہے کہ واشنگٹن ہی میں ایک پریس کانفرنس بھی ہو۔

صدر کینیڈی نے کہا کہ آج سارا امریکہ شیپرڈ کے کارنامہ پر مسرت و شادمانی کر رہا ہے۔ لیکن ہمیں خلائی تسخیر کے پروگرام کو پوری تندہی سے جاری رکھنا چاہیئے۔ پیغام میں یہ بھی کہا گیا کہ ایلن شیپرڈ جنہوں نے یہ کارنامہ دکھایا خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری پرخلوص ہمدردیاں ان کی فیملی کے بھی شامل حال ہیں جس نے آزمائشوں کے مشکل دور میں ان کے ساتھ سختیاں جھیلیں۔ اسی طرح وہ دوسرے خلا باز بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس منصوبہ کو تکمیل کا جامہ پہنانے میں ایک متحدہ جماعت کی شکل میں اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔

(بشکریہ پاکستان ٹائمز)

توسیع میعاد داخلہ

انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز بصورت ایسوسی ایشن اے ایم آئی ای (پاکستان) امتحان آخری تاریخ داخلہ ۷/۵/۶۱ پر ملتوی ہوئی ہے اور بصورت سٹوڈنٹ شپ کورس ۱۹/۵/۶۱ ہے۔ امیدوار ان امتحانات میٹرک و ایف اے پر ڈویژنل داخلہ لے سکتے ہیں۔ پراسپیکٹس مفت۔ (ایف ۷/۵/۶۱)

(ناظر تعلیم)

— میرا پوتا نصیر احمد اور نواسہ محمد اسلم بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضل دین لدھیانوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملی نواز ضلع سیالکوٹ)

ضروری اطلاعات

(۱) داخلہ فیلڈ اسسٹنٹ ٹریننگ کلاس سرگودھا شرائط: میٹرک ۔ دیہاتی سکونت سرگودھا ڈویژن ۔

مستحقین کے لئے پچاس روپے ماہوار کے پندرہ وظائف ۔ انٹرویو ۲۴-۵-۶۱ ۔ درخواستیں ۱۵-۵-۶۱ تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر ایگریکلچر سرگودھا ۔ (پ ر ٹ ۳-۵-۶۱)

(۲) ابتدائی امتحان بھرتی واپڈا امتحان مقابلہ ۔ اسامیاں (۱) اپرنٹس سبارڈینیٹ اکاؤنٹس سروس اکاؤنٹنٹس ۲۵ ۔ تنخواہ ۲۵۰-

۱۵-۵۰۵ نیز الاؤنس (۲) اپرنٹس ڈویژنل اکاؤنٹنٹس ۔ تنخواہ ۱۸۵-۱۰-۲۸۵-۱۵-۵۰۰ نیز الاؤنس

(۳) اکاؤنٹ کلرکس ۵۰ ۔ تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۳۰۰ نیز الاؤنس ۔ امتحان ۱-۷-۶۱ ۔ دفتر ڈائرکٹر آڈٹ و اکاؤنٹس ورکس ویسٹ پاکستان لاہور ۔ ۸/۷ فیس بذریعہ منی آرڈر ۔ امیدوار کی دستی لکھی ہوئی درخواست ۱۵-۵-۶۱ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈائرکٹر موصوف بشمول مصدقہ نقول سندات ۔ عرصہ ٹریننگ سہ سال اور ڈیڑھ سال علی الترتیب ۔ الاؤنس دوران ٹریننگ بالترتیب ۱۵۰/-

اور ۱۳۵/- اور ۶۰/- علاوہ معمولی الاؤنس ۔ شرائط: ۔ بصورت ایس اے ایس اکاؤنٹنٹس و ڈویژنل اکاؤنٹنٹس گریجویٹ یا اس سے زیادہ قابلیت ۔ بصورت کلرکس ایف اے یا میٹرک فرسٹ ڈویژن عمر ۱-۷-۶۱ کو ۲۵ سال ۔ ۵ سالہ ملازمت لازم ۔ مضامین برائے اکاؤنٹنٹس (۱) حساب و مساحت (۲) پریسی ڈرافٹ برائے کلرکس (۱) حساب (معیار میٹرک) (۲) ڈکٹیشن (پ ل ۳-۵-۶۱)

(۳) اکاؤنٹس کلرکس گریڈ اوّل سکیل ۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ گرانی الاؤنس و پراجیکٹ الاؤنس علاوہ ۔

رہائش مفت ۔ شرائط انٹرمیڈیٹ کامرس و اکاؤنٹس ۔ تجربہ ۔ درخواستیں پندرہ یوم کے اندر بنام پراجیکٹ اکاؤنٹنٹ ری سیٹلمنٹ آرگنائزیشن واپڈا الہ آباد پور واسطہ جہلم (پ ر ٹ ۴-۵-۶۱)

(۴) آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمشن پانچواں داخلہ شرائط: ۔ (۱) انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج (۲) باشندہ آزاد کشمیر درجہ اول (۳) عمر ۲۵-۵-۶۱ کو ۱۷½ تا ۲۲ ۔ ابتدائی انٹرویو ۔ تحریری امتحان انگلش جنرل نالج و ریاضی بمقام راولپنڈی مظفر آباد و ڈھاکہ بماہ جون ۱۹۶۱ء انٹرویو سیلکشن بورڈ ۔

فارم داخلہ و تفصیلات ایڈمنسٹریٹنگ آفیسر آزاد کشمیر آر ۔ ایف سیزڈ اوجھڑی کیمپ راولپنڈی سے لیں ۔ درخواستیں ۲۵-۵-۶۱ تک بنام اے ۔ کے ۔ آر ۔ ایف سیزڈ اوجھڑی کیمپ راولپنڈی ۔ (پ ر ٹ ۵-۵-۶۱)

(۵) سولین سکالرشپ سکیم داخلہ گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ ٹکنالوجی ۔ چار سالہ ٹریننگ ۔ مفت سہیز باقاعدہ کمشن ٹکنیکل یا نچر آرمی شارٹ کورس پی ایم اے کاکول ۔ ابتدائی انٹرویو پشاور ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ کراچی ۔ ڈھاکہ ۔ از ابتدائی ۱۶-۶-۶۱ میڈیکل ۔ انٹرویو انٹر سروسز سیلکشن بورڈ بمقام کوہاٹ و ڈھاکہ ۔ آخری انتخاب جنرل ہیڈ کوارٹرز شرائط: ۔ انٹرمیڈیٹ سائنس ریاضی ۔ فزکس و کیمسٹری یا سینئر کیمبرج ریاضی فزکس کیمسٹری ۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۵-۵-۶۱ تک بنام پی اے ڈی ٹی ای ۔ پی اے ۔ ۳ (اے) اے جی برانچ ۔ جی ایچ کیو راولپنڈی ۔

فارم درخواست کسی منظور شدہ کالج سے یا دفتر بھرتی سے لیں ۔ (پ ٹ ۵-۵-۶۱)

(۶) فوج میں باقاعدہ کمشن پندرھواں پی ایم اے شارٹ کورس ۔ باقاعدہ کمشن ٹیکنیکل آرمز ۔ ٹریننگ ۶ ماہ ملٹری اکیڈمی کمشن بطور سیکنڈ لفٹیننٹ ۔ شرائط: ۔ برائے (۱) انجینئرس (۲) الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرس (۳) ای ایم ای سپیشل ٹیکنیکل آفیسرس کیڈر ۔ انجینئرنگ ڈگری ۔ عمر ۲۰ تا ۲۶ ۔ سال رواں کے شامل امتحان بھی درخواست دے سکتے ہیں ۔

برائے (۴) سگنلز ایم ایس سی فزکس عمر ۲۰ تا ۲۱ ۔ برائے (۵) آرمی ایجوکیشن کور ایم اے ۔ ایم ایس سی اسلامیات اردو ۔ انگلش ۔ جغرافیہ ۔ فزکس ۔ کیمسٹری ۔ ریاضی یا بی اے بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن ، بی ایڈ ، ایل ٹی ۔ فارم درخواست دفتر بھرتی انجینئرنگ کالج سے طلب کریں ۔ مکمل درخواست ۲۵-۵-۶۱ تک بنام جی ایچ کیو ۔ اے جی برانچ پی اے ڈائرکٹریٹ ۔ پی اے ۳ (بی) راولپنڈی (پ ٹ ۸-۵-۶۱)

(۷) داخلہ گریجوایٹ سکول آف بزنس کراچی امتحان داخلہ و وظیفہ برائے ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن کلاس ۹-۵-۶۱ کو گورنمنٹ کالج لاہور میں اور ۱۰-۵-۶۱ کو گارڈن کالج راولپنڈی میں نیز انٹرویو ۔ شرائط: بی اے یا سال رواں کے شامل امتحان بی اے (پ ر ٹ ۸-۵-۶۱)

(ناظر تعلیم)

ادائیگی چندہ وقف جدید ۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا فرما دیا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نام	رقم ادائیگی
مکرم شیخ مصطفےٰ کمال صاحب بہاولپور	۱۲۰-۰-۰
" سید انوار احمد صاحب شریفی "	۲۰-۰-۰
" عزیز احمد خاں صاحب "	۷-۲۵
" رفیق اللہ صاحب پنشنر محمد صاحب "	۶-۲۵
" محمد حسین صاحب "	۶-۵۰
" محمد عقیل صاحب "	۶-۰۰
" خالد سیف اللہ صاحب "	۶-۲۵
" بشیر الدین کمال صاحب "	۶-۵۰
" شیخ محمد اکبر صاحب "	۵-۰۰
" شیخ محمد اکرم صاحب "	۴-۰۰
" غازی محمد امین صاحب راولپنڈی	۶-۵۰
" عمر الدین صاحب ولد نظام الدین صاحب	۶-۰۰
" ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپتن	۷-۰۰
" ملک محمد احمد صاحب حیدرآباد	۶-۵۰
" مستری علام الدین صاحب منڈی بہاؤالدین	۶-۰۰
" بابا نور بیب خان صاحب احمد آباد اسٹیٹ	۷-۰۰
" محمد خاں صاحب "	۷-۰۰
" ایس ایم حنیف کوئٹہ	۶-۰۰
محترمہ عائشہ بی بی لجنہ گھسیٹ پورہ	۴-۸۷
" رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر نور الٰہی صاحب	۵-۰۰
مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ (قسط)	۵-۰۰

نام	رقم ادائیگی
مکرم ملک مظفر خاں صاحب چک ۲ استمالی سرگودھا	۱۲-۳۱
" حافظ محمد یوسف صاحب پسیاری "	۶-۳۱
" ملک نور محمد صاحب "	۱۲-۲۵
" قاضی شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک ملتان	۸-۶۹
" شیر محمد صاحب چک ۲۹۶ لائلپور	۶-۰۰
" نائک چوہدری ظہور احمد صاحب کالگو	۹-۱۵
" سید محمد بشیر صاحب مانسہرہ	۶-۲۵
" اہلیہ صاحبہ "	۶-۰۰
" سید عبدالرحیم شاہ صاحب "	۶-۲۵
" اعجاز احمد شاہ صاحب "	۶-۰۰
" محمد خلیل الرحمٰن صاحب گھوگھیاٹ سرگودھا	۶-۶
محترمہ ام کلثوم اہلیہ شیخ فیروز الدین صاحب سلطان پورہ لاہور	۶-۳۱
مکرم شیخ فیروز الدین صاحب تاجر "	۶-۳۱
" مستری محمد عبداللہ صاحب	۴-۰۰
" محمد اکرم صاحب بھگو بھیجی سیالکوٹ	۱۱-۳۲
" نذیر قادر صاحب ڈسکہ	۸-۵۰
" اللہ بخش صاحب "	۳-۰۰
" انسپکٹر چوہدری علی احمد صاحب دارالبرکات ربوہ	۶-۳۷
" سید عبدالرزاق صاحب ربوہ (قسط)	۵-۰۰
" قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ	۶-۰۰
" صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (قسط)	۶-۰۰

اعلان دارالقضاء

محترم چوہدری نور احمد خان صاحب ولد حاکم خان صاحب سار چوہدری مقیم چک ۱۱۲ گ ب ضلع لائلپور فوت ہو چکے ہیں ۔ ان کے بیٹے مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب نے لکھا ہے کہ والد صاحب مرحوم کے نام بسلسلہ اراضی اسلام پور سٹیٹ (سندھ) ملنے والی رقم مجھے دے دی جائے ۔ کیونکہ میری والدہ صاحبہ اور میری دونوں بہنوں (سردار بیگم صاحبہ و اقبال بیگم صاحبہ) نے اپنے حصہ سے میرے حق میں تحریری دستبرداری دے دی ہے ۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دے دی جائے ۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت:۔

میرے لڑکے ضیاء الدین جنرل سٹور کلاس والا کو اللہ کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲ اپریل کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو دراز عمر عطا فرماوے اور خادم دین اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بناوے ۔ (سراج دین زعیم انصار اللہ کلاسوالہ)

درخواستہائے دعا

۱ ۔ میرے والد چوہدری ہدایت علی صاحب لبرا آف ۹-B / ۱۲ لائلپور عرصہ دو سال سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا بخشے (مبارک احمد دفتر خزانہ ربوہ)

۲ ۔ میرے بہنوئی سید مبشر الدین احمد صاحب آجکل لندن میں قلب کی بیماری کی وجہ سے زیر علاج ہیں ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرماویں (سید مجیب اللہ ولد سید صادق علی صاحب ناظم آباد کراچی)

(۳) خاکسار کے بچہ پر راولپنڈی میں مقدمہ دائر ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باعزت بریت فرمائے (خاکسار غلام محمد سیکرٹری انصار اللہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

سیم اور تھور کے سدباب کیلئے بلاتاخیر کنٹرول بورڈ مقرر کیا جائے

صوبائی حکومت کے اعلیٰ احکام اور ماہرین کی کمیٹی کی سفارش

لاہور ۱۰ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے متعلقہ اعلیٰ احکام اور ماہرین پر مشتمل کمیٹی کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ صوبہ میں تھور اور سیم کے سدباب کے لئے وسیع الاختیار سیم اور تھور کا کنٹرول بورڈ بلاتاخیر مقرر ہونا چاہیئے

اس کنٹرول بورڈ کا کام صرف منصوبہ بندی اور مختلف صوبائی محکموں میں اشتراک عمل کی فضا پیدا کرنا ہوگا۔ کمیٹی کی رائے میں اس بورڈ کے تیار کردہ منصوبوں کی تکمیل کی ذمہ داری محکمہ انہار پر عائد ہونی چاہیئے اس مقصد کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل محکمہ انہار کی مشاورتی کمیٹی کو دوبارہ بحال کیا جائے تو مناسب ہوگا۔

حکومت مغربی پاکستان نے اعلیٰ احکام اور ماہرین کی یہ کمیٹی دسمبر ۱۹۶۰ء میں مقرر کی تھی اور اس کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ اس مضمون کی تجاویز پیش کرے کہ صوبہ کے موجودہ مالی ذرائع کی حدود میں رہ کر سیم اور تھور کے سدباب کے لئے کیا کارروائی کی جا سکتی ہے۔

کمیٹی نے اس سلسلہ میں اپنی رپورٹ گذشتہ ماہ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں کے روبرو پیش کی تھی اور اب صوبائی حکومت نے اس رپورٹ کی بیشتر تجاویز منظور کر کے انہیں جامہ عمل پہنانے کی ہدایت کی ہے۔

کمیٹی نے اپنی اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ سیم اور تھور کے سدباب کے لئے قلیل المیعاد منصوبوں کی تکمیل کی غرض سے مختلف صوبائی محکموں کے عملہ کو حرکت میں لانا پڑے گا تاہم ان تمام محکموں کی سرگرمیوں کی نگرانی کی ذمہ داری متعلقہ ایگزیکٹو انجینئر پر عائد ہونی چاہیئے۔ اس ایگزیکٹو انجینئر کا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے علاقہ میں زیر زمین سطح اور تھور کی حالت کا جائزہ لیتا رہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ اعلیٰ حکام کو وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ جو ایگزیکٹو انجینئر سیم اور تھور کے سدباب کے لئے اچھا کام کرے اسے انعام ملنا چاہیئے

کمیٹی کی مزید تجویز یہ ہے کہ محکمہ اصلاح اراضی اور محکمہ زراعت کو سیم اور تھور سے متاثرہ علاقہ میں مقامی مالکان اراضی کی راہنمائی کے لئے کاشتکاری کے بہتر طریقہ کار کی نمائش کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور حکومت کو اس مقصد کے لئے ایک ایڈوائزری آرگنائزیشن قائم کرنی چاہیئے۔ محکمہ اصلاح اراضی کے ذمہ یہ بھی کام ہونا چاہیئے کہ وہ مختلف صوبائی محکموں کے متعلقہ عملہ کی مختصر تربیت کا انتظام کرے اس مقصد کے لئے اگر دس دن کا تربیتی کورس شروع کیا جائے تو مناسب ہوگا،

کمیٹی نے سیم اور تھور کے سدباب کے لئے منصوبوں کی تیاری اور ان کی تکمیل کے لئے متعلقہ علاقوں کے غیر سرکاری نمائندوں کا تعاون حاصل کرنے کی ضرورت پر بہت زور دیا ہے۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ اگر اس عظیم کام میں ہر مرحلہ پر عوام کے نمائندوں کا مشورہ اور تعاون حاصل رہے تو نتائج بہتر برآمد ہو سکتے ہیں۔ کمیٹی نے تھور زدہ علاقہ میں روز بروز اضافہ کی وجہ یہ بتائی ہے کہ نہروں کے "ٹیل" کے علاقہ میں متعلقہ کاشتکار پانی کی کمی کے باوجود وسیع علاقہ میں کاشت کرتے ہیں اگر وہ اس کی بجائے تھوڑے رقبہ میں کاشت کر کے اس پر زیادہ توجہ کریں تو تھور کا مرض مزید نہیں پھیل سکتا۔ اس مقصد کے لئے اگر حکومت کو قانون سازی بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

رپورٹ میں وسیع پیمانہ پر سیم نالیاں کھودنے کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے اور یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ حکومت کو اس مقصد کے لئے بلاتاخیر مناسب رقم مخصوص کرنی چاہیئے اور اشتمال اراضی کی کارروائی کے دوران میں سیم نالیوں کے لئے زمین مخصوص کر دینی چاہیئے

کمیٹی نے آخر میں کہا ہے کہ جن علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ وہاں مشینی ذرائع سے کاشتکاری کرنے کی تجویز کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور محکمہ امداد باہمی کی طرف سے متعلقہ مالکان اراضی اور کاشتکاروں کو سیم نالیاں کھودنے اور خاص فصلوں کی کاشت کے لئے قرضے دینے کا انتظام ضروری ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے صوبہ میں سیم اور تھور کی روز افزوں مصیبت کے سدباب کے لئے واپڈا کے حکام کو ایک ماسٹر پلان تیار کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔ یہ طویل المیعاد منصوبہ تیار ہو چکا ہے اور امید ہے کہ اسے مئی کے وسط میں صدر کے روبرو پیش کر دیا جائے گا۔ متذکرہ صوبائی کمیٹی کی ان تجاویز کا واپڈا کے اس ماسٹر پلان سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ صوبائی کمیٹی بورڈ آف ریونیو کے رکن مسٹر اے ایم اکرام کمشنر ترقیات مسٹر اے آر حسن محکمہ انہار کے ایڈیشنل چیف انجینئر مسٹر سردار جان خان محکمہ اصلاح اراضی کے ڈائریکٹر مسٹر اے جی اصغر میاں [illegible] بورڈ آف ریونیو کے [illegible] افسر مسٹر سلطان مقصود پر مشتمل تھی۔

ٹیکنیکل یونیورسٹیاں آئندہ تعلیمی سال تک قائم کر دی جائینگی

حکومت تعلیمی اصلاحات جلد از جلد نافذ کر دینا چاہتی ہے (ایس۔ ایم شریف)

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ مرکزی وزارت تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایس ایم شریف نے یہاں اعلان کیا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں آئندہ تعلیمی سال تک ٹیکنیکل یونیورسٹیاں قائم کر دی جائیں گی اس کے علاوہ اس وقت تک دونوں صوبوں کی زرعی یونیورسٹیاں بھی کام شروع کر دیں گی۔

مسٹر شریف نے ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے تعلیمی اصلاحات پر عملدرآمد اور ان کے اثرات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کا کام اہم بھی ہے اور حوصلہ افزا بھی — وزیر تعلیم کے سیکرٹری نے پُرزور الفاظ میں کہا کہ حکومت یہ تہیہ کر چکی ہے اور وہ اس کی پوری طرح پابند بھی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ملک میں تعلیمی اصلاحات نافذ کر دی جائیں۔ آپ نے کہا کہ تعلیمی اصلاحات نے تعلیم کی ہر سطح پر ایسے اقدامات کرنے کی سفارش کی ہے جو طالب علموں میں اتحاد، قومیت اور خدمت کا جذبہ فروغ دینے میں معاون ہوں وہ ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت سمجھیں اور اس کا وقار محسوس کریں۔ وہ مذہب کو زیادہ اچھی طرح سمجھنے لگیں۔ اور ان میں روحانی قدروں کی اہمیت کا احساس پیدا ہو۔ اور نئی پود میں چھپے ہوئے جوہر کو تلاش کر کے ان کو ایک جامع سکیم کے ذریعہ اسے پروان چڑھنے کا موقع بہم پہنچایا جائے۔

اسلام آباد میں نجی سیکٹر کی منصوبہ بندی

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ دارالحکومت کا ترقیاتی ادارہ اسلام آباد میں تمام شعبوں جن میں صنعتی، تجارتی اور رہائشی ضروریات بھی شامل ہیں۔ نیز نجی سیکٹر کی منصوبہ بندی کی طرف مکمل توجہ کر رہا ہے۔ یہ منصوبہ بندی اسلام آباد میں نجی سرمایہ کاری کا امکان پیدا کرنے اور اس طرح کم سے کم سرکاری سرمائے کے استعمال کے دہرے مقصد کے تحت کی جا رہی ہے اگرچہ اس سلسلے میں کافی کام ہو چکا ہے تاہم زمین کی حد بندی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ وقت آنے پر متعلقہ افراد کے لئے زمین کی تخصیص کر دی جائے گی۔ توقع ہے کہ دارالحکومت کا ترقیاتی ادارہ اس سال ستمبر تک صنعتی، تجارتی اور رہائشی مقاصد کے لئے زمین کی الاٹمنٹ شروع کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ ترقیاتی ادارے کو اب تک متذکرہ مقاصد کے لئے خواہشمند افراد سے بہت بڑی تعداد میں درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ یہ بات اس لئے بڑی حوصلہ افزا ہے کہ اس سے اسلام آباد کے منصوبے میں عوام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔

چومبے کی حفاظت کیلئے اقوام متحدہ کے اقدامات

نیویارک ۱۰ مئی یہاں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے کٹنگا کے صدر چومبے کے "جائز مفادات" کے تحفظ کے لئے تمام اقدامات کر لئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے سابق فرانسیسی کانگو کے صدر ایلبرٹ یولو کو اس بارے میں اطلاع دے دی ہے۔ صدر یولو نے گزشتہ ہفتے مسٹر ہیمر شولڈ سے ملاقات کر کے ان سے درخواست کی تھی کہ مسٹر چومبے کو رہا کرانے کی کوشش کی جائے۔ مسٹر چومبے کی گرفتاری کے بعد کوکیل ہاٹ ول میں مرکزی حکومت کے حکام نے ان پر بغاوت کا الزام عائد کیا ہے۔

شاہ حسین کی شادی ۲۵ مئی کو ہوگی

عمان ۱۰ مئی۔ اردن کے شاہی ترجمان ڈائرکٹر جنرل نشریات مسٹر صلاح [illegible] ابوزید نے بتایا کہ شاہ حسین اور مس ٹونی ایوریل گارڈنر کی شادی غالباً پچیس مئی کو یہاں کے ملک محل میں ہوگی۔ مسٹر ابوزید نے کہا کہ ابھی تک کوئی دعوت نامے نہیں بھیجے گئے۔ شاہ حسین شادی کی تقریب کو سادہ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس طرح جو روپیہ بچے اسے خوشی کے اس موقع کی یادگار کے طور پر شہر سے باہر سٹیڈیم کی تعمیر پر صرف کیا جائے۔

افریقی ملکوں میں مصالحت کے لئے ادارہ قائم کرنے کی تجویز

انیس ۱۹ افریقی ملکوں کی کانفرنس آج ختم ہو جائے گی

مونرو دیا ۱۱ مئی۔ انیس افریقی ملکوں کی کانفرنس میں پانچ نکاتی ایجنڈا منظور کر لیا گیا ہے ایجنڈے میں افریقی ملکوں کے درمیان مصالحت کرانے والا ادارہ قائم کرنے کی تجویز شامل ہے۔ اس کانفرنس میں متحدہ عرب جمہوریہ، گھانا، گنی، مالی، مراکش، لیبیا اور سوڈان کے علاوہ کئی اور افریقی ملکوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

لائبیریا کے صدر کی طلب کردہ انیس افریقی ملکوں کی مذکورہ کانفرنس میں یہ ایجنڈا منظور کیا گیا ہے۔

(۱) افریقی اتحاد کا مقصد حاصل کرنے کے لئے بہتر مفاہمت اور تعاون کی کوشش (۲) افریقی ملکوں کے امن و استحکام کے لئے خطرہ پیدا کرنے والے عناصر (کانفرنس کے ترجمان نے بتایا کہ صحرا میں ایٹمی تجربوں، کانگو کی صورت حال، انگولا اور الجزائر کے مسئلوں پر بھی بحث کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں سومالیہ کو ایتھوپیا کے ساتھ اپنا تنازعہ پیش کرنے کی بھی اجازت ہوگی) (۳) اقوام متحدہ اور تخفیف اسلحہ (۴) دوسرے مسائل۔

کانفرنس کے ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلہ میں آئندہ کانفرنس لاگوس میں منعقد کرنے کا فیصلہ بھی کیا جائے گا۔ سیاسی مبصرون نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ افریقی ملکوں کے درمیان بہتر مفاہمت اور تعاون کے مسئلہ پر بحث کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی زبانیں بولنے والے افریقی باشندے تمام شعبوں میں مستقل تعاون کے امکان پر بات چیت کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں کانفرنس میں شرکت کرنے والے بعض ملکوں کے سربراہوں نے جلد واپس جانے کی خواہش ظاہر کی ہے اسی لئے کانفرنس تیرہ مئی کے بجائے گیارہ مئی کو ختم ہو جائے گی۔ اس کانفرنس میں لائبیریا، آئیوری، جمہوریہ کانگو (سابق فرانسیسی کانگو)، سومالیہ، ایتھوپیا سمیت انیس ملک شریک ہیں۔

(دریں اثناء "افریقہ بلاک" ملکوں کے وزرائے خارجہ چار مستقل کمیٹیاں قائم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ مالی، مراکش اور الجزائر کی عبوری حکومت کے وزرائے خارجہ نے گذشتہ ہفتہ قاہرہ میں سات روزہ بات چیت کے بعد ایک معاہدہ پر دستخط کئے تھے جو کل شائع کیا گیا ہے۔

اس معاہدہ کے مطابق سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی کمیٹیاں اور مشترکہ سپریم کمان قائم کی جائے گی۔ سیاسی کمیٹی کا اجلاس سال میں ایک بار ہوگا جس میں سربراہ مملکت یا ان کے نائب شرکت کریں گے اقتصادی اور ثقافتی کمیٹیوں کے اجلاس بھی باقاعدہ طور پر ہوتے رہیں گے۔

مشترکہ سپریم کمان متعلقہ ملکوں کے چیفس آف سٹاف پر مشتمل ہو گی۔ جس کا پہلا اجلاس ۸ جولائی کو ہوگا۔ سپریم کمان جو فیصلے کرے گی سیاسی کمیٹی کے ارکان کی متفقہ توثیق کے بعد انہیں قانونی حیثیت حاصل ہو جائے گی جنہیں معاہدہ پر دستخط کرنے ہوں گے)

چومبے کو نظربند کرنے کا فیصلہ

لیوپولڈویل ۱۱ مئی کانگو کے وزیر داخلہ میر یلاڈولا نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر چومبے کو نظر بند کر دیا جائے ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مسٹر چومبے نے مملکت کی سلامتی کے لئے شدید خطرہ پیدا کر دیا تھا!

لیڈر بقیہ صہ ۲

نہیں ہو سکتا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانے بیعت کی شرائط میں یہ شرط بھی ہے کہ میں آپ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔ پھر احمدیوں کو بہائیوں کے ساتھ نسبت دینا ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ بہائی شریعت محمدیہ کو منسوخ مانتے ہیں اور اس کی جگہ آپ کی شریعت کے مقابلہ میں نئی شریعت پیش کرتے ہیں لیکن احمدیت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی شریعت کو آخری شریعت مانتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام اسی شریعت کو قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوئی ہے آہ کتنا دردناک واقعہ ہے کہ ایک شخص جو اپنی بعثت کی غرض ہی رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کو قائم کرنا بتاتا ہے اور جس نے صاف صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسکے متعلق محض وقتی سیاسی اغراض کے لئے ایسی غلط فہمیاں پھیلائی ہیں کہ جنکی کوئی حقیقت نہیں۔

نیٹو کی وزارتی کونسل کے فیصلے

اوسلو ۱۱ مئی۔ شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم نیٹو کی وزارتی کونسل نے اپنا کام قریب قریب ختم کر لیا۔ اجلاس نے فیصلہ کیا کہ معین سیاسی مسائل پر غور کرنے کے لئے خاص کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ بلجیم کی درخواست پر ایسی ہی ایک کمیٹی کانگو کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کی جائے گی۔ تین ارکان کا ایک مشن مقرر کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا جو ترکیہ اور یونان کو اقتصادی اور مالی امداد دینے کی سفارش کی گئی۔

"یوم خلافت" کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا چنانچہ سب سے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ منتخب ہوئے!

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جائیں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴